36784 ـ كيا كام نماز كى تاخير كے مباح عذر ميں شامل ہوتا ہے ؟

سوال

ميں ملازمت كرتا ہوں، اور نماز فجر اور ظہر كى نماز ادا كرنے كے ليے وقت نہيں ملتا، كيا ميرے ليے كام كے بعد نمازيں ادا كرنى جائز ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

كسى بھى مسلمان شخص كے ليے بھى بغير كسى عذر كے نماز ميں وقت سے تاخير كرنى حلال نہيں، اور وہ شرعى عذر جو نماز كا وقت نكل جانے كے بعد نماز ادا كرنا مباح كرتے ہيں ان ميں نيند، بھول جانا، شامل ہيں، انسان كے ليے دنياوى كام اور ملازمت نماز ترك كرنے يا اس ميں وقت سے تاخير كرنے كے ليے شرعى سبب نہيں.

بلكہ سچے مسلمانوں كى صفات ميں شامل ہے كہ تجارت اور خريد و فروخت انہيں اللہ تعالى كے ذكر اور نماز سے غافل نہيں كرتے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

ايسے لوگ جنہيں تجارت اور خريد و فروخت اللہ كے ذكر سے اور نماز قائم كرنے اور زكاۃ ادا كرنے سے غافل نہيں كرتى، وہ اس دن سے ڈرتے ہيں جس دن بہت سے دل اور آنكھيں الٹ پلٹ ہو جائينگى، اس ارادے سے كہ اللہ تعالى انہيں ان كے اعمال كا بہترين بدلہ عطا فرمائے، بلكہ اپنے فضل سے كچھ اور زيادہ عطا فرمائے، اللہ تعالى جسے چاہے بغير حساب كے روزياں عطا فرماتا ہے النور (37 ـ 38).

شيخ عبد الرحمن السعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

يہ مرد ہيں چاہے تجارت كريں اور خريد و فروخت ميں مشغول ہوں كيونكہ اس ميں كوئى ممانعت نہيں، ليكن انہيں يہ تجارت غافل نہيں كرتى كہ وہ اسے " اللہ تعالى كے ذكر اور نماز قائم كرنے اور زكاۃ ادا كرنے " پر ترجيح ديں، بلكہ انہوں نے اپنا مقصد اور غرض و غايت اور مراد اللہ تعالى كى اطاعت اور اس كى عبادت بنايا ہوا ہے، اس ليے جو چيز بھى اللہ تعالى كى اطاعت اور ان كے مابين حائل ہو وہ اسے دور پھينك ديتے اور ترك كر ديتے ہيں.

اور جب اکثر نفوس اور لوگوں پر دنیا ترك کرنی شدید سخت تھی اور مختلف قسم کی تجارت اور کمائی کرنا محبوب ٹھرا، اور غالب طور پر اسے ترك کرنا مشکل اور مشقت کا باعث بنتا، اور اس پر اللہ تعالی کے حقوق کو مقدم کرنا انتہائی مشکل تھا تو اللہ تعالی نے ـ بطور ترغیب اور ترہیب ـ اس کی طرف لے جانے والی اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی .

اس دن کی ہولناکی کی شدت اور اس سے دلوں اور بدنوں کا اس سے دہل جانا، چنانچہ وہ اسی لیے اس دن سے ڈرے تو اللہ تعالی نے ان کے لیے عمل (یعنی آخرت کے لیے اعمال صالحہ) کرنے آسان کر دیے، اور اس کے راستے میں آڑے آنے والی اشیاء کو ترك کرنے میں آسانی پیدا کردی.

ماخوذ از: تفسیر سعدی.

اللہ تعالی نے بغیر کسی عذر کے وقت سے لیٹ کر کے نماز ادا کرنے والے کو وعید سناتے ہوئے فرمایا ہے:

اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے، مگر وہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اعمال صالحہ کیے یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائیگا مریم (59).

الغي: خسارہ، یا جہنم میں ایك وادی کا نام ہے.

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے، جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں الماعون (4 ـ 5).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کہتے ہیں:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں نماز کا ذکر کثرت سے کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وہ لوگ جو نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے کام لیتے ہیں.

اور فرمایا:

وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں.

اور فرمایا:

وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں .

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی نے کہا: نمازوں کے وقت کی پابندی کرتے ہوئے نماز وقت میں ادا کرتے ہیں.

لوگ کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ نماز ترک کرنا ہے، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

یہ تو کفر ہے ...

اور اوزاعی رحمہ اللہ تعالی نے ابراہیم بن یزید رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی نے یہ آیت تلاوت کی:

اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے .

پھر کہنے لگے: ضائع کرنے سے مراد نماز کا ترک کرنا نہیں، بلکہ انہوں نے نماز بروقت ادا نہ کر کے نماز ضائع کر دی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 128 - 129).

چنانچہ آپ کے لیے کام کاج کے عذر کی بنا پر نماز میں وقت سے تاخیر کر کے ادا کرنی حلال نہیں، اس لیے اگر آپ کے لیے کام کاج کی بنا پر بروقت نماز کی ادائیگی ممکن نہیں تو آپ یہ کام اور ملازمت ترک کر دیں، اور اس کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کریں جو آپ کی نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب نہ بنے.

اور پھر کسی عقلمند مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارك و تعالی کی وعید کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالی کے عذاب سے دوچار ہو اور نہ ہی اس کے شایان شان یہ ہے کہ اپنا دین اس فانی دنیا کے بدلے فروخت کرتا پھرے.

واللہ اعلم .